

عموماً سمجھا جاتا ہے کہ کسی حالت کا نقشہ الفاظ کے بجائے رنگ و روغن کے ذریعے سے بدرجہا بہتر کھینچا جاسکتا ہے، لیکن مرزا نے اس شعر میں لفظوں کے ذریعے سے جو نقشہ پیش کر دیا ہے، اسے غالباً کوئی مصوّر رنگ و روغن کے ذریعے سے پردے پر منتقل نہیں کر سکتا، کیونکہ ”چھوٹا جائے ہے“ کی تدریجی حرکت تصویر میں نہیں دکھائی جاسکتی ہے۔

۶۔ لغات : تکلف بر طرف : صاف صاف کہنا، لگی پٹی رکھنے بغیر کہ دنیا۔

نظارہ گی : دیکھنے والا۔

شرح : مانا کہ میں بھی اسے دیکھنے والوں میں ہوں، لیکن صاف صاف اور لگی پٹی رکھتے بغیر کہ دیتا ہوں کہ کیا میں یہ ظلم دیکھ سکتا ہوں، اس پیارے محبوب کو دیکھا جائے؟ مجھے خود دیکھنا منظور نہیں، مگر یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ دوسرے اسے دیکھیں :

یہ مضمون دوسری جگہ یوں باندھا ہے :

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پر رشک آجائے ہے

میں اسے دیکھوں، بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے

۷۔ شرح : خواجہ حالی فرماتے ہیں :

”اس شعر میں وجدانی کیفیات کی تمثیل محسوسات کے ساتھ دی گئی ہے

مطلب یہ ہے کہ وہ قوی، جن سے عشق کے ترک کرنے یا اس کے

شدائد پر تحمل کرنے کی قدرت تھی، ابتدائے عشق میں انھیں کو

صدمہ پہنچا ہے، پس اب نہ عشق ترک ہو سکتا ہے، نہ اس پر صبر تحمل

کیا جاسکتا ہے۔“

بجنوری مرحوم اس شعر کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”جنگ میں اس سے زیادہ مجبوری کا عالم کوئی نہیں، جب تک گولی